مولای صل وسلم دائماً ابداً — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہوکر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و لجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت در فشاں است
خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۲۱ سائیڈ بی ۲۴-۶-۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّہَوَاتِ بِالنَّہَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَیَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ فَیُشَفَّعَانِ [۱]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا "روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لیے شفاعت کریں گے، چنانچہ روزہ کہے گا "اے میرے پروردگار! مَیں نے اس کو کھانے اور دوسری خواہشات

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۳

(مثلاً پانی پینے صحبت کرنے وغیرہ) سے دن میں روکے رکھا، لہٰذا میری طرف سے اس کے حق میں شفاعت قبول فرما" اور قرآن کہے گا "میں نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا۔ لہٰذا میری طرف سے (بھی) اس کے حق میں شفاعت قبول فرما" چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔"

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا "اَلصِّیَامُ وَ الْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ" روزہ اور قرآن کریم دونوں ہی بندہ کی شفاعت کریں گے یا کرتے ہیں۔

جو صحابہ کرام دُنیا سے رُخصت ہو چکے تھے اُن کے بارے میں کی بھی ہوگی اور جو جاتے ہیں اُن کے لیے وہ شفاعت کرتے ہیں۔ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ روزہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ میں نے اس بندہ کو کھانے سے روک دیا تھا اور اُس کی پسندیدہ چیزیں شہوتیں جن کی طرف اُس کی رغبت ہوتی تھی میں نے دن میں ان چیزوں سے اس کو روک دیا۔ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ میں اس کی سفارش کرتا ہوں تو میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔

یہ جتنی بھی عبادتیں ہیں اِن کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ یہ سب کی سب شکل اختیار کر لیتی ہیں۔

خداوندِ کریم کی قدرت ہے یہ کہ جیسے آپ کسی چیز کا فوٹو لیتے ہیں پھر ان فوٹوؤں کی اتنی بڑی تعداد ہو جاتی ہے کہ اُن سے فلم بنا لیتے ہیں اور وہ حرکت کرتی ہوئی چیز معلوم ہوتی ہے اور دوسرے طریقے پر آواز پیدا کرتے ہیں اور محفوظ کرتے ہیں اور وہ بولتی ہوئی چیز محسوس ہوتی ہے۔ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے یہاں خود بخود ہوتی ہیں۔

کوئی عمل جو انسان کرتا ہے رائیگاں نہیں جاتا، بے کار نہیں جاتا، غائب نہیں ہو جاتا، فنا نہیں ہو جاتا بلکہ وہ قائم رہتا ہے، موجود رہتا ہے۔ محفوظ طرح موجود رہتا ہے۔ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ دوسرے عالم میں جاتا ہے تو وہ چیزیں ملتی ہیں نظر آتی ہیں اُن سے اُس کا واسطہ پڑتا ہے اور یہ اعمال ایک شکل اختیار کر لیتے ہیں وہ شکل جو یہ اعمال اختیار کرتے ہیں کبھی تو مثال

کے طور پر حدیث شریف میں یہ ذکر کی جاتی ہے کہ جب انسان کو دفن کر دیا جاتا ہے تو اُس کے پاس ایک چیز آتی ہے اُس کو وہ دیکھ کر یا خوش ہوتا ہے یا ڈرتا ہے۔ ایسی ایک چیز اُس کے قریب آجاتی ہے تو اگر وہ خوش ہوتا ہے اس سے تو یہ کہتا ہے کہ مجھے تیرے پاس آنے سے تیری شکل دیکھنے سے تیرے قُرب سے ایک راحت میسر آگئی ہے سکون ہو رہا ہے تُو کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ مَیں تیرا عمل ہوں مجھے اللہ نے یہ شکل دے دی ہے اور میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا الگ کبھی ہوں گا ہی نہیں۔ گویا یہ فکر کہ میں چلا جاؤں گا تو تنہا رہ جائے گا۔ یہ نہیں ہے بلکہ مَیں تیرے ساتھ رہوں گا۔

حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض لوگوں کے (خدا پناہ میں رکھے) ایسی ہیبت ناک شکل سامنے آتی ہے کہ جسے انسان دیکھ کر ڈر جاتا ہے۔ وحشت کھاتا ہے وہ اُس سے پُوچھتا ہے کہ تُو کون ہے؟ مَیں تجھے دیکھتا ہوں تو ڈرتا ہوں وحشت ہوتی ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ مَیں تیرا عمل ہوں جو تو کرتا رہا اور چاہے تو گھبرا اور چاہے جو کہ میں تیرے سے الگ نہیں ہوں گا۔ تیرے سامنے ہی رہوں گا، اب وہ ڈر کی شکلیں کیا ہو سکتی ہیں۔ کیا نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے بہت ساری شکلیں ہیں۔ جانوروں کی شکلیں بجائے انسان کے جانوروں کی شکلیں ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے اور قرآنِ پاک میں بھی آیا ہے۔ حدیث میں تو آتا ہے کہ جو آدمی زکوٰۃ نہیں دیتا مال کی اس کا مال ایک اژدہے کی شکل میں ہوگا جسے اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اُس کو ڈستا رہے گا جس سے اُسے تکلیف ہوتی رہے گی۔ جیسے ڈسنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ تکلیف جاری رہے گی۔ گویا جو عمل انسان کر رہا ہے اُس کی کوئی شکل بنتی جاتی ہے اور وہ عمل محفوظ رہتا ہے اور وہ مستقل شکل اختیار کرتا ہے اور عالمِ آخرت میں کس شکل میں سامنے آتا ہے ایک شکل میں سامنے آتا ہے یا کئی شکلوں میں سامنے آتا ہے۔ یہ مختلف چیزیں ضرور ہیں مگر یہ کہ محفوظ رہنا عمل کا یہ ثابت ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو بندہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک دفعہ کہہ لیتا ہے تو اُس سے ایک شکل پیدا ہوتی ہے اُڑنے والی چیز کی جو عرشِ الٰہی کے گرد چکر کاٹتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ میرے ادا کرنے والے کو بخش دے، جس نے مجھے ادا کیا ہے پڑھا ہے بخش دے معلوم ہوا وہ بھی محفوظ ہے وہ

بھی فنا نہیں ہوتا تو فنا کا معاملہ تو ایسا ہے کہ ہر چیز فنا بھی ہو رہی ہے اور ہر چیز باقی بھی ہے۔ دونوں ہی طرح ٹھیک ہے۔

انسان بھی فنا ہو رہا ہے جس دن سے آیا ہے، روز فنا ہی ہو رہا ہے۔ فنا ہی کی طرف بڑھ رہا ہے جتنے دن گزر گئے وہ فنا کی طرف اتنے دن اور بڑھ چکا ہے۔

کھانا کھاتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ پانی پیتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ دوبارہ ضرورت پڑتی ہے پانی پینے کی، ہر چیز فنا ہو رہی ہے اور دوسری طرف دیکھا جائے تو ہر چیز باقی بھی ہے ہر چیز کو بقا بھی حاصل ہے قیامت کے دن جنّت میں جہنّم میں دوام کی شکل میں معلوم ہوتا ہے کہ باقی ہی باقی ہے فنا ہوتی ہی نہیں کوئی چیز، تصویر کھینچ لیتے ہیں وہ باقی ہوتی ہے وہ رہتی ہے برس ہا برس، فلم محفوظ رہ جاتی ہے اور ٹیپ کر لیتے ہیں تو مدّتوں آواز محفوظ رہ جاتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ فنا ہے ہی نہیں کسی چیز کو ایک طرف دیکھیں تو ہر چیز کو فنا معلوم ہوتی ہے نئی گاڑی تیار ہو کر آئی ہے تیار ہو گئی تو اب اس کے بعد زوال شروع ہو گیا اُس کا، حالانکہ اُس کے سب پرزے لوہے کے ہیں، مگر کسی بھی طرح کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز ہو، زوال پھر آنا شروع ہو ہی جاتا ہے فنا کی طرف وہ بڑھنی شروع ہو ہی جاتی ہے، ایک لحاظ سے دیکھیں تو ہر چیز فنا ہو رہی ہے اور دوسرے لحاظ سے دیکھیں تو ہر چیز کو بقا بھی ہے دوام بھی ہے جیسے وہ فنا ہی نہیں ہو رہی تو ایک بندہ زبان سے جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو وہ بھی فنا نہیں ہوتا وہ بھی قائم ہے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ یَمْلَأُ الْمِیْزَانَ وَیَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ایسے کلمات آتے ہیں، کلماتِ حمد و ثنا جو خدا کی تعریف اور پاکیزگی کے کلمات ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وغیرہ ان کلمات کے بارے میں یَمْلَأُ الْمِیْزَانَ کا لفظ بھی ہے اور یَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بھی ہے آسمان و زمین کے درمیان بھر لیتا ہے۔

یہ آواز جو ہماری زبان سے نکلتی ہے کہاں کہاں پہنچتی ہے اور کہاں تک اس کا مُنتہیٰ ہوتا ہے اِس کے اثرات کہاں تک جاتے ہیں اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک چیز کے اثرات ہر جگہ پہنچ کر رہتے ہیں۔ بڑی بڑی دُور پہنچتے ہیں جیسے کہ ایک ڈلا ماریں ساکن پانی میں اور اس سے لہریں پیدا ہوتی ہیں اور وہ لہریں دُور تک جاتی ہیں۔ اسی طرح سے گویا جو آدمی زبان سے کلمات لا کر رہا ہے

وہ بھی فضا میں دُور تک چلے جاتے ہیں کہاں تک گئے کہاں تک نہیں گئے یہ اللہ تعالیٰ جان سکتے ہیں مگر بتایا گیا ایسے کہ جیسے زمین و آسمان کو بھر دیتے ہیں یعنی ان کا گزر ہر جگہ ہوتا ہے اور کتنی دیر میں ہوتا ہے کتنا وقت لگتا ہے یا نہیں لگتا وقت یا بالکل فوری ہوجاتا ہے۔ کونسی چیز مُراد ہے حدیث میں اس کی تشریح و تعیین ہم نہیں کر سکتے، بس حدیث میں جو آیا ہے وہ صحیح ہے اور اس کی تشبیہ دی جا سکتی ہے اور اُسے عقلاً غور کیا جائے تو صحیح ہی قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ سمجھ میں آتی ہے وہ بات۔

تو یہاں حدیث شریف میں یہ آتا ہے کہ روزہ سفارش کرے گا خداوندِ کریم سے کہ اللہ تعالیٰ میں نے اس کو کھانا پینا اور شہوتیں جس میں پینا بھی داخل ہے۔ وہ سب چیزیں میں نے روک دیں تھیں۔ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ خُداوندِ کریم اس کے بارے میں میں تیرے سے شفاعت کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ خُداوندِ کریم کی ہی مرضی ہے اور ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے لیے یہ فرمایا کہ میں مان لوں گا۔ یہ طے فرمایا تو پھر یہ شکل بن گئی روزہ کی اور شفاعت قبول فرمالی جائے گی۔ وَ یَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُہٗ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ قرآن کہے گا یہ رات کو مجھے پڑھا کرتا تھا بالاجمال یہ بات ہے اور کونسی سُورت پڑھتا تھا اور کس سے زیادہ محبّت تھی کونسی آیت سے محبّت تھی۔ کون سے مضمون سے محبّت تھی وہ الگ چیز ہے یہ تو بالکل سادہ پڑھنا جو ہے وہ (مُراد ہے) قرآن کہے گا یہ مجھے پڑھا کرتا تھا اور رات کو نیند کی قربانی دیتا تھا تو گویا میں نے اسے سونے سے روکا خداوندِ کریم میں بھی اس کے بارے میں شفاعت کرتا ہوں کہ تو اسے بخش دے فَیُشَفَّعَانِ حدیث میں آتا ہے کہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی اور اس کی بخشش ہوجائے گی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور رحمتوں سے دُنیا اور آخرت میں نوازے۔ (آمین)

"انوارِ مدینہ" میں

اشتہار

دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے